بفیض روحانی: حضور قطب رائچور مخدوم سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہٗ
گر ترا اسلام باید از ذمائم پاک شو
دشمن اسلام آمد نفس سرکش صوفیا
اشرف الاخلاق
یعنی
رسمی بیعت کے مریدین کا تعلیمی نصاب
اشاعتِ دوم
مولفہ:
سرکار شیخ المشائخ، فخر العلما، شیرِ دکن حضرت علامہ
سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین پانزدہم آستانہ عالیہ شمسیہ حضور قطبِ رائچور قدس سرہٗ

گر ترا اسلام باید از ذمائم پاک شو
دشمن اسلام آمد نفس سرکش صوفیا

یعنی

رسمی بیعت کے مریدین کا تعلیمی نصاب

اشاعتِ دوم

مولفہ:

سرکار شیخ المشائخ، فخر العلما، شیرِ دکن حضرت علامہ

سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشین پانزدہم آستانہ عالیہ شمسیہ حضور قطبِ رائچور قدس سرہٗ

کتاب کا نام : **اشرف الاخلاق**

یعنی رسمی بیعت کے مریدین کا تعلیمی نصاب۔

مولفہ : سرکار شیخ المشائخ، فخر العلما، شیرِ دکن حضرت علامہ سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین پانزدہم آستانہ عالیہ شمسیہ حضور قطب رائچور قدس سرہٗ۔

بہ اجازت : شہزادہ و مظہرِ شیخ المشائخ حضرت مولانا سید شاہ محمد کلیم اشرف حسینی دام ظلہ علینا۔

ناشر : سید تمیم اشرف حسینی۔ نبیرۂ سرکار شیخ المشائخ رحمتہ اللہ علیہ۔

تزئین ترتیب : شیخ چاند صاحب ادھونی (اشرفی)، ہبلی۔

طباعت : اشرفی پرینٹس، کیشواپور، ہبلی۔ موبائل : 9686127862

اشاعت : (اشاعت دوم) ۱۴۴۲ھ ذی القعدہ۔

قیمت : 100/-

رابطہ : موبائل: 8105257139

منقبت درشانِ

حضور قطبِ رائچور مخدوم سید شاہ شمسِ عالم حسینی قدس سرہٗ

المتوفی: ۸۹۲ھ رائچور شریف، کرناٹک

مامنم بیشک ہمیں ست آستانِ شمسیہ
راست میگویم چنیں ست آستانِ شمسیہ

ہر کجا کہ تو بہ بینی نور بینی زاں کہ آں
مدفنِ قطبِ مبین ست آستانِ شمسیہ

از زمیں تا سقف بیں تو می کشد آں قلب را
دلکشا و دل نشین ست آستانِ شمسیہ

مرجع زوار گشتہ بیں تو در ہر روز و شب
قبلہ گاہِ مومنین ست آستانِ شمسیہ

کاں مرا از دل پسندیدہ شُدہ بس زیں سبب
خوش کنانِ ہر مہیں ست آستانِ شمسیہ

چہ کنم توصیف آں صوفی زبانم قاصر ست
خلد بر روئے زمین ست آستانِ شمسیہ

از: سرکار شیخ المشائخ حضرت علامہ سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی رحمتہ اللہ علیہ
سجادہ نشین ۱۵ بارگاہِ شمسیہ رائچور شریف

کلام در شانِ
سرکار شیخ المشائخ رحمتہ اللہ علیہ
المتوفی ۱۴۰۲ھ

فیوضِ شمسِ عالم ہیں رواں شیخ المشائخ سے — دکن ہے مسلکِ حق کا نشاں شیخ المشائخ سے

بچایا زُمرہِ حق کو دکن میں اہلِ باطل سے — بنا ہے یہ علاقہ ضوفشاں شیخ المشائخ سے

دکن میں آج بھی شہرہ ہے مسلک کا اُنہی سے ہی — منور علم و عرفاں ہیں یہاں شیخ المشائخ سے

وہ سجادہ نشین بارگاہِ شمسِ عالم تھے — لرز جاتے تھے ہر اک حکمراں شیخ المشائخ سے

تمہارے زہد و تقویٰ کا ہمیں ثانی نہیں ملتا — علیٰ الاعلان کہتا ہے زماں شیخ المشائخ سے

بیاں کرتا ہوں عظمت قطبِ رائچور کی میں بھی — ملا ایسا قلم ایسی زباں شیخ المشائخ سے

ترا اُسوہ ترا خامہ نصابِ اہلِ ایماں ہے — یہی تو کہہ رہا اب بھی زباں شیخ المشائخ سے

ملی ہے راہِ حق اُن سے، یہی تو میرا ایقاں ہے — تمیمِ اشرفی ہے کامراں شیخ المشائخ سے

از: سید تمیم اشرف حسینی شمسی اشرفی۔ نبیرۂ سرکار شیخ المشائخ رحمتہ اللہ علیہ

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

انسان کی دنیا و آخرت کی بہتری اور اس کا اسلام وسنیت پہ رہنا اور ظلم و جور سے بچنا محض اخلاقِ حسنہ پر مبنی ہے۔ اور دنیا و آخرت میں گرفتار ہونا کفر و بدمذہبی میں پھنس جانا ہے۔ اور ظلم و جور کا ارتکاب (اختیار) کرنا اخلاقِ ذمیمۂ نفسانیہ پر موقوف ہے۔

ان خبائث سے بچنے کے لئے اخلاقِ حسنہ کا علم حاصل کرنا اور اسی پر عمل پیرا ہونا ہر ایک مکلف پر واجب ہے۔ اس کے بغیر مسلمان عالم ہونے کے باوجود قسی (سخت) بن جاتا ہے۔ (بستان فقیہہ حضرت ابو اللیث رحمتہ اللہ علیہ، القول المفید ملفوظ حضرت قطبِ گو گی قدس سرہٗ، الطریقۃ المحمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحۃ، ہدیۃ الروایح شرح تحفۃ النصائح)۔

جسمِ انسانی میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں رکھی ہیں۔

☆ روح۔ ☆ نفس۔ ☆ قلب۔

روح: عالم بالا سے نورانی ہے۔

نفس: عالم اسفل سے ظلماتی ہے۔

قلب: ان دونوں میں سے غالب کا تابع ہے۔

(تنبیہ الغافلین از حضرت شیخ محقق دہلوی قدس سرہٗ)۔ ہم عوام کا قلب نفس کے تابع ہونے کی وجہ سے ہماری روح بھی ظلماتی ہے۔ (تنبیہ الغافلین)۔

اسی سے ہم عوام کی بیعت رسمی ہے۔فقہاء آخرت مجتہدین واولیاء کرام وانبیاء علیھم السلام کی روح نورانی ہے۔مقام بیعت ارادت میں عامی سے مراد اس سنی عالم سے ہے۔جو زہد کے درجہ کے نیچے ہے۔(شمائل الاتقیاء،عین المعانی) مقام تقلید میں عامی سے مراد وہ ہے جو مجتہد نہیں ہے۔(قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار)۔مقام ضروریات دین میں عامی سے مراد وہ ہے۔

جسے دینی اشتغال اور علماء اہلِ سنت کی صحبت حاصل ہے اور عام مقام سے عامی سے مراد وہ ہے جو دنیا کا حکماً تارک نہیں ہے۔علماء اہلسنت کی صحبت میسر نہ ہونے پر اولیاء کرام کی ان کتب کے مطالعہ میں خود کو مشغول رکھنا جن کو انہوں نے اصلاحِ قلب اور تہذیبِ نفس کے باب میں لکھے ہیں۔جن کے نفوس میں قبول کرنے کی استعداد (صلاحیت) رکھے ہیں بہت ہی مؤثر ہوتا ہے۔(مشاہدۃ الابرار از حضرت شیخ محقق دہلوی قدس سرہٗ)۔

حکماً نفسانی ذمائم کے خلاف اقوال وافعال میں شریعت کا التزام اختیار کرنا رسمی بیعت کی غرض اور عوام کی حکمی ترکِ دنیا ہے۔(مکتوبات مجددی دفتر دوم مکتوب ۸۳)

☆☆☆☆☆

ذمائم اور حمائد کا بیان

کفر :

یہ دنیا و آخرت میں بڑے مہلکات سے ہے اور وہ اس شخص کے ایمان نہ لانے سے مراد ہے جو اس پر مکلف ہے، کفر سے مراد ضروریات دین میں سے کسی ضروریہ دینی کا انکار کرنا، اس ذمیمہ کی ضد حمیدہ ایمان ہے اور وہ جزم ویقین کے ساتھ دل میں اُن تمام چیزوں کی تصدیق کرنا جن چیزوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے۔ اور ان کا اقرار ایمان کی شرط ہے۔ اس ایمان کا علَم کلمۂ طیبہ ہے جو مجمل ایمان ہے، (مدارج النبوۃ، عقائد سنیہ، شرح عقائد، مکتوبات مجددی)۔

ضروریات دینیہ کے انکار پر صرف کلمہ گوئی کو ایمان قرار دینا اور اس مکاری سے مدعیان اسلام مرتدین منافقین کو مسلمان ٹھہرانا نیچری زندقہ اور مباحی الحاد ہے کیونکہ ہم اہلسنت و جماعت کے پاس اہل قبلہ سے مراد ضروریات دین کے مصدقین (تصدیق کرنے والے) ہیں نہ کہ مجرد کلمہ گوئی کے ساتھ کفریات کا ارتکاب کرنے والے (شرح مواقف، شرح فقہ اکبر) منکرانِ ضروریات دین کو مرتد اور مصدقانِ ضروریات دین اور ان کا اقرار کرنے والوں کو مسلمان ماننا ضروریات دینیہ سے ہے و ہمچریت میں اس کا برعکس ہے۔

بدعت کا اعتقاد یعنی بدمذہبی کے معتقدات:

اس کا سبب نفسانی ہوا کا اتباع اور اپنی دنیاوی عقل و فکر پر اعتماد اور مجتہدین اہلسنت کے خلاف باطل تقلید ہے۔ نیچری مدارس اور ان کا نصابِ تعلیم اور نیچریوں وہابیوں کے تقاریر اور ان کے اخبار و رسائل اِس زمانے میں اس کا بڑا سبب ہیں۔ بدعت اعتقادی سے مراد ہر اس عقیدے سے ہے جو اہلسنت و جماعت کے اجماع کے خلاف حادِث (پیدا) ہوا ہے۔ اہل بدعت سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جنکے عقائد اہل سنت کے عقائد نہیں ہیں۔ (شرح وقایہ، معیار الحقائق) اعتقاد بدعت کی ضد حمیدہ اہل سنت و جماعت کا اعتقاد ہے۔ اس کا سبب نفس کی ہوا و تکبر اور اپنی عقل و فکر کو ترک کر کے اس چیز پر تمسک کرنا۔ جس پر اہل سنت و جماعت کا اجماع قائم ہے۔

تقلیدِ باطل:

اس سے عبارت صرف حسن ظن کے ساتھ حجت شرعیہ کے بغیر اتباع کرنا ہے جو مجتہد کو حاصل ہے مجتہد کے مذہب کی پہچان ان کتب سے ہوتی ہے، جو مذاہب اربعہ کے علماء ثقات میں متداولہ (مرّوج) ہیں جو اس مذہب میں مقلد ہیں۔

ریا:

اس سے مراد آخرت کے عمل سے دنیاوی نفع چاہنا ہے اس کی ضد حمیدہ اخلاص ہے اور وہ دنیا کے نفع کے بغیر اللہ تعالی کے لئے نیت کو خالص کرنا کبھی ریا کا اطلاق لوگوں کے دلوں

میں اپنے اعمال سے مرتبہ کی بلندی چاہنے پر ہوتا ہے کہ اہل دنیا دنیاوی چیز ہی کو دیکھتے ہیں۔

مباحیوں کی ریا اِن چیزوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

(۱) ناتوانی کو ظاہر کرنا تاکہ وہ کم کھانے اور عبادت میں سخت کوشش کرنے پر دلالت کرے۔

(۲) رنگ کی زردی ظاہر کرنا تاکہ وہ شب بیداری اور دینی حزن کو ظاہر کرے۔

(۳) ہونٹوں کی پژمردگی اور آواز کی پستی کو ظاہر کرنا اور گردن کو ڈھیلی رکھنا تاکہ وہ روزہ اور اس سے آنے والی کمزوری کو ظاہر کرے۔

(۴) درشت اور پارہ شدہ لباس پہننا اور طیلسان (رومال) اوڑھنا۔

(۵) حضور مردم میں ہونٹوں کو ہلانا اور تسبیح کا چلانا۔

(۶) لوگوں میں قیام و رکوع و سجود اور تعدیل ارکان میں طول دینا اور سر کو ایک طرف جھکا دینا۔

(۷) فربہی، رنگ کی صفائی، چہرہ کی خوبی کو ظاہر کرنا۔

(۸) تبختر، اٹھلا کر چلنا قدم اور انگلیوں کے کناروں کو زمین پر رکھنا سر کو اونچا سینے کو تنا ہوا رکھنا (یہ ریا نیچریوں میں ہوتی ہے)۔

(۹) کفری عقائد پر اسلام کا دعویٰ کرنا جو نفاقی ارتداد ہے۔(زواجر) اس ریا میں ہر ایک منافق مرتد اسلام کا مدعی شامل ہے۔

طمع

اُس حرام چیز کو خواہش کرنا جس میں نفس کو لذت ہے اور اس سے بدتر طمع لوگوں کا مال حاصل کرنے کی طمع ہے جو صاحبِ طمع کو ذلت وخواری جبر اور غصب (ناجائز قبضہ) پر لے جاتی ہے اس کی ضد حمیدہ تفویض ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اس چیز کی خواہش کرنا جس میں اس کی دنیا و آخرت کی بہتری ہے۔

کبر:

یہ بالاجماع حرام ہے اسکی ضد حمیدہ تواضع ہے تکبر سوائے متکبر کے حرام ہے متکبر سے کبر صدقہ ہے۔(شرح عین العلم، ہدیۃ الروائح) اس سے خوشامد اور تذلل سے حفاظت ہوتی ہے۔ کبر محمود سے مراد اپنے تذلل سے بچنا اور اغیار سے بے التفاتی ہے (شرح مثنوی بحر العلوم) ۔تذلل سے مراد اپنے مرتبہ اور حیثیت کو گرا دینا ۔

آں تکبر برخساں خوبست و چست
ہیں مرو معکوس آں کہ بند تست

وہمچنیں یہ کہ صلح کلی الحاد سے اغیار کے مقابل میں تذلل کا ذمیمہ عام اور دین میں داخل کیا گیا ہے۔

حسد:

کسی شخص سے اس نعمت کا زوال چاہنا جس میں اسکی دینی اور جائز دنیاوی فلاح ہے۔

حسد کی آفتیں یہ ہیں۔

(الف) اس سے تمام طاعات (عبادات) تباہ ہو جاتی ہیں۔

(ب) حسد گناہوں میں لے جاتی ہے کیوں کہ حاسد غیبت، اتہام (تہمت لگانا)، دروغ (جھوٹ)، دُشنام (گالی)، شماتت سے خالی نہیں ہوتا۔

(ت) شفاعت سے محرومی۔

(ث) حسد دوسروں کا نقصان میں لے جاتی ہے۔ حسد حقد (کینہ) کے نتائج سے ہے اور حقد غضب کے نتائج سے اور اصل غضب نفسانی ہے۔

حقد:

اپنے نفس میں حکم شرعی کے بغیر گرانی پیدا کرنے اور آپس میں جدائی اختیار کرنے اور آپس میں بد ارادہ رکھنے سے عبارت ہے اس کا حکم یہ ہے کہ امر معروف نہی منکر کرنے کی وجہ سے ہو تو حرام ہے اور اگر ظلم کی وجہ سے ہو تو ظلم سے بچنے کے لئے دوری اختیار کرنا جائز ہے (اسے ہجر جمیل کہتے ہیں۔ جس میں نفسانی عداوت، کینہ، اتہام، غیبت، حق تلفی وغیرہ سے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ (اشعتہ اللمعاۃ، ج اول ص ۱۴۰)۔

حقد کی آفات یہ ہیں۔

(۱) حسد۔

(۲) شماتت۔

(۳) ہجر محمود سے جدائی اختیار کرنا جو تین دن سے زیادہ حرام ہے اس سے جدائی سے مراد

دنیاوی نفسانی جدائی مراد ہے اگر آخرت کے لئے یا بوجہ کفر و بدمذہبی یا تادیب کے لئے ہو تو بلا کسی مدت کے جائز ہے دنیاوی جدائی سے مراد اس جدائی سے ہے جو حظوظ شہوانیہ اور عداوت نفسانیہ پر مبنی ہے

(۴) محمود کو خوار ٹھہرانا جو تکبر ہے تکبر سے مراد اہل سنت کے دین کا انکار کرنا اور اہل سنت کو خوار ٹھہرانا ہے اس ذمیمہ میں ہر ایک مرتد اور بدمذہب اور رذیل و دنی داخل ہیں۔

(۵) محمود کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنی۔

(۶) حق شرعی کے بغیر ایذا دینا

(۷) اِستہزا کرنا۔

(۸) حقوق کو ادا نہ کرنا۔

(۹) قطع رحمی۔

(۱۰) لیا ہوا قرض ادا نہ کرنا (کینہ کے بغیر یہ ذمیمہ حرص کے ذمیمہ سے بھی پیدا ہوتا ہے)

(۱۱) کینہ کے ذمیمہ سے امانت میں خیانت کرنا جس سے کینہ ہے اس کے مال کو واپس نہ کرنا۔

(۱۲) اس کے دوستوں اور رشتہ داروں کو اس سے جدا کرنا۔

(۱۳) اس کے بیان کردہ حق کا انکار کرنا۔

(۱۴) اس پر اس کے آباء واجداد پر زنا سے پیدا ہونے کی تہمت لگانی۔

(۱۵) اس کے کاموں کو بگاڑنا۔

(۱۶) اس کے کسی جائز کام میں مدد نہ دینا۔

(۱۷) حکام کے پاس اس کے خلاف جھوٹے مقدمات لے جانا۔

حسد سے مزید یہ ذمائم پیدا ہوتے ہیں۔ جو حقد کے نتائج سے ہے۔

اول: کسی سے نعمت کا زوال چاہنا خواہ وہ نعمت خود کو ملے یا نہ ملے زوال نعمت کا چاہنا کافر اور ظالم کے حق میں جائز ہے۔ کیوں کہ وہ نعمت اس کے کفر وظلم میں قوت بن جاتی ہے۔

دوم: نعمت کا زوال کسی سے اپنے لئے چاہے مثلاً کسی کی ملک کے لئے یہ چاہے کہ میں اس کا مالک بن جاؤں۔

سوم: کسی سے نعمت کا زوال نہ چاہے لیکن جب اس جیسی نعمت کے حاصل کرنے میں عاجز رہ جائے تو یہ آرزو کرے کہ وہ نعمت اس کے پاس نہ رہے۔

چہارم: کسی سے نعمت کا زوال نہ چاہے بلکہ اس جیسی نعمت اپنے لئے چاہے اسے غبطہ کہتے ہیں۔ یہ جائز ہے! اگر یہ علوم دینیہ کی تعلیم وتعلم کے لئے ہو تو محمود ہے۔

حسد کے سات مراتب ہیں۔

اول: عداوت وبغض یہ ذمیمہ انتقام پر لے جاتا ہے۔ جب یہ چیز اسے ذاتی قوت سے حاصل نہیں ہوتی تو یہ چاہتا ہے کہ زمانے کی گردش اس کی جان ومال کو تلف کر دے یہی حسد آپس میں تقاتل اور تنازع کا باعث ہے۔

دوم: جب کوئی اپنا ہم چشم مال یا عزت میں اونچا ہوتا ہے تو اسے دیکھ نہیں سکتا اور یہ چاہتا ہے کہ وہ مرتبہ اس سے زائل ہو تا کہ دونوں برابر ہو جائیں۔

سوم: یہ کہ کوئی شخص دوسروں کے استخدام پر مجبول ہوتا ہے، اور یہ استخدام طلبی

دوسروں سے نعمت کا زوال چاہے۔ بغیر اور ان لوگوں کے اسکی طرف مجبور ہوئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے نعمت کا زوال چاہتا ہے۔

چہارم: کسی کو نعمت کے ملنے پر تعجب کرنا کہ وہ اس نعمت کی لیاقت اپنے آپ میں نہیں پاتا اس لئے دوسرے کی نعمت کا زوال چاہتا ہے۔

پنجم: اپنے بعض مقاصد کے فوت ہو جانے کا خوف دوسروں کی نعمت کے زوال چاہنے کا سبب بنتا ہے۔

ششم: ریاست کی محبت دوسروں کی ریاست کے زوال کا تقاضا کرتی ہے۔

ہفتم: خاست نفس جس سے وہ دوسروں کی نعمت کے دیکھنے پر بالطبع ملول ہوتا ہے۔ اور دوسروں کی بدحالی پر خوش یہ حسد تمام حسدوں سے بدترین ہے۔

غضب:

اس کی دو قسمیں ہیں۔

☆ غضب محمود ☆ غضب مذموم

☆ غضب محمود سے مراد، دین وشریعت کے خلاف پر جوش میں آنا اور اس کے خلاف کرنے والے کا انکار کرنا اور ان چیزوں میں اس کا ساتھ نہ دینا۔

☆ غضب مذموم سے مراد، نفس اور اس کے ہویٰ کی تائید میں پیدا ہوتا ہے۔

غضب نفسانی کے نقصانات یہ ہیں۔

(۱) عبادات کے سر کی تباہی یعنی ایمان کی بربادی جو عبادات کے لئے بمنزلہ سر کے ہے اس غضب سے وہ اقوال وافعال سرزد ہوتے ہیں جو کفر کو واجب کرتے ہیں۔

(۲) اس نفسانی غضب سے دوسروں کی معاش اور معاد کو برباد کیا جاتا ہے اور دنی سب وشتم اور خلاف مروت اقوال اور افعال پر آجاتا ہے۔(احیاء العلوم)۔

رذیل وہ شخص ہے جو نفسانی ذمائم سے ملوث ہے اور دنی وہ شخص ہے۔جو نفسانی ذمائم کے ساتھ خلاف مروت اقوال وافعال کا ذمیمہ بھی رکھتا ہے۔دنی کو بازاری اور خراباتی بھی کہتے ہیں پس ثابت ہوا کہ ہر دنی رذیل ہوتا ہے۔مگر ہر رذیل دنی نہیں ہوتا،شریف شرعاً وہ شخص ہے جو نفسانی ذمائم سے مبرا ہے۔قابل صحبت شرفا ہیں نہ کہ رذیل و دنی حکم شرعی یہی ہے کہ''العزلۃ خیر من جلیس السوء عندہ وجلیس الخیر خیر من جلوس وحدہ ولایصحب من یخالفہ فی مذہبہ وان کان قریباً منہ''(آداب المریدین از حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ) یہ ہم عام اہل سنت و جماعت کا عام تصوف ہے،اس کے برعکس مباجیوں کا تصوف صلح کلی الحاد ہے۔ ؎

ہر کس مناسبت بہ گہر خود گرفت یار

بلبل بباغ رفت وغن سوئے خار زار

اب اُس ارشاد مبارکہ کا ترجمہ سنیئے تنہائی بہتر ہے اس کے پاس جلیس سو کے ہونے سے جلیس خیر بہتر ہے تنہا بیٹھے رہنے سے اہل سنت ان کے ساتھ نہ بیٹھیں جو ان کے مذہب میں مخالفت کرتے ہیں اگرچہ وہ ان کے رشتہ دار ہوں۔اسی پر مولف غفرلہ کا عمل ہے یہی ہم

عوام اہل سنت کی طریقت ہے صاحب شمائل الاتقیا قدس سرہٗ فرماتے ہیں ۔

شرع وطریقتست دریں ہر دو مندرج

پس ایں مقام عامۂ اہل سلوک راست

اولیاء کرام کا حقیقی تصوف یہ ہے جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے اب اولیا کرام کے تصوف کی شان سنئیے جو یہ ہے ۔

زدہ از فقر و استغنا کف پا

ببالائے دو کون از حب داور

اولیاء کرام کی وہ پاک جناب ہے جہاں دنیا تو دنیا ہی ہے ان کی پاک جنابوں میں آخرت کی بھی گنجائش نہیں ہے ان جنابوں میں مباحیہ نے صلح کلی الحاد کی تہمت لگائی ان کے رد میں حضرت مولانا روم قدس سرہٗ فرماتے ہیں ۔

نوریاں مرنوریاں راطالب اند

ناریاں مرناریاں راجاذب اند

صاحبِ گلشن راز قدس سرہٗ فرماتے ہیں ۔

بود جنسیت آخر علت ضم

چنیں آمد جہاں واللہ اعلم

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ کسی کی نماز کا طنطنہ تمہیں دھوکہ نہ دے اس کے معاملہ کو دیکھو اس کا پتہ چل جائے گا۔ (معین الحکام مطبوعہ مصر ۱۰۳) ۔ مباحی

مشائخ اور سنی مشائخ کے پہچاننے میں مولانا روم قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ ؎

گر گلابے را جعل راغب بود

کاں دلیل آمد گلابے نہ بود

نفرت خفاشگاں باشد دلیل

کہ منم خورشید تابان جلیل

جس مرشد اور عالم سے نفسانی ذمائم والے راضی وخوش ہوں تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ مرشد مباحی اور وہ عالم وہمپچری ہے۔ اور جس مرشد اور عالم سے نفسانی ذمائم والے بیزار ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مرشد اور عالم خالص سنی ہیں۔ نفسانی غضب سے شرعی رواداری کے خلاف باطل غیر شرعی رواداری کا ذمیمہ پیدا ہوتا ہے۔ شرعی رواداری سے مراد دوسرے اپنے حق میں جو قصور کرتے ہیں۔ اس کا شرعی بدلہ لینے کے بجائے انہیں معاف کر دینا ہے۔ (شمائل الاتقیا) باطل اور غیر شرعی رواداری سے مراد کافروں اور مرتدوں بدمذہبوں کے کفریات ارتداد اور بدمذہبی پر راضی رہنا جو صلح کلی الحاد اور مباحیوں کا نفسانی تصوف ہے۔

اس نفسانی تصوف کے رد میں سید العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:۔ (کسی نے آپ کے حضور میں کہا کہ درویش کو خُلق چاہیئے کہ وہ کسی کا دل نہ توڑے۔) آپ نے فرمایا کہ:۔ یہ خلق مباحیہ رکھتے ہیں کہ وہ کسی کا دل نہیں توڑتے اور وہ ہر ایک کی متابعت کرتے ہیں درویش کا خلق وہ ہے کہ وہ اسلامی سنی معروف کو بیان کرے کہ سامع شقاوت کی راہ سے آزردہ ہو جائے درویش کو چاہیئے کہ سامع کی رضا نہ ڈھونڈے (جو مداہنت اور غیر شرعی رواداری ہے جو صلح کلی الحاد سے پیدا ہوتی ہے) بلکہ جو کچھ کہے رضاء حق کے

موافق کہے (نکاۃ الاسرار)۔

مکابرہ:

اس حق کا عمداً انکار کرنا جو کتاب یا سنت یا اجماع اہل سنت سے ثابت ہے یہ ذمیمہ ریا، حقد، حسد، لہو سے پیدا ہوتا ہے مکابرہ میں کسی کے جائز حق کو زبان کے غلبہ سے چھین لینا بھی داخل ہے (فتاوی تمرتاشی)۔

تمرد وابا:

اس شخص کی عدم اطاعت کو کہتے ہیں جو علم یا عمل صالح یا رشتہ میں بڑا ہے یہ ذمیمہ کبر، حقد، حسد، طمع، ہویٰ یعنی میل نفسانی برائے حظوظ عاجلہ سے پیدا ہوتا ہے (یہ ذمیمہ نیچریوں میں شدد کر گیا ہے جس سے وہ بآسانی پہچانے جاتے ہیں)۔

صلف:

لاف زدگی کو کہتے ہیں یعنی براہ کذب اپنی بڑائی کا اظہار کرنا تا کہ دوسروں میں قدرت وعقل ظاہر ہو یہ عجب یعنی خود بینی سے پیدا ہوتا ہے۔اسی سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔

فتنہ:

دوسروں کو اضطراب واختلال اور مصیبت میں مبتلا کرنا تا کہ جھگڑے اور خصومات پھیلیں جس سے لوگوں کا سکون وچین برباد ہو اجماعِ اہل سنت کے خلاف عقائد اور مسائل بیان کرنا بھی فتنہ میں داخل ہے (وہمیچریوں سے یہ فتنہ عام ہو گیا ہے اور عوام اہل سنت و

جماعت مذہب سنیت سے گمراہ ہو کر وہمیچری بن رہے ہیں اور اس وہمیچریت پر جہالت سے اپنے آپ کو سنی تصور کرتے ہیں)۔

علماء اہلسنت اور صالحین کرام کی دشمنی :

یہ حرام ہے اسکی ضد حمیدہ انکی محبت اور تعظیم اور اطاعت ہے اس حمیدہ کی ضد میں ذمیمہ دیوبندی عالموں نیچری لیڈروں مباحی مشائخ کی محبت کرنا ہے۔

فساق کی محبت اور ان کی طرف میلان :

ان فاسقوں کی محبت اور انکی طرف میلان حرام ہے جنکی معصیت متعدی ہے بخلاف ان عاصیوں کے جنکی معصیت متعدی نہیں ہے۔

بدمذہبوں اور مرتدین منافقین کی محبت :

یہ بالاجماع حرام ہے اور اس ذمیمہ کا حرام ہونا ضروریات دینیہ سے ہے (الجام العوام عن علم الکلام مطبوعہ مصر و قسطنطنیہ، مکتوبات مجددی دفتر اول مکتوب ۲۱۳) حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ اجتناب عن المبتدعین والمرتدین اہل سنت و جماعت کا ثابت شدہ محقق عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام کی جناب میں مداہنت کی کہاں گنجائش (آداب المریدین)، یہ

وہمیچر یہ (مدعیان سنیت) کا کامل رد ہے جو صلح کلی الحاد کو تصوف کہتے ہیں۔ اور اس الحاد کی تہمت اولیاء کرام کی محفوظ بارگاہ میں لگاتے ہیں الحاد تو مباحیوں کا تصوف ہے (درمختار ۱۳۳۱)۔

وقاحت:

بے شرمی کو کہتے ہیں اسکی ضد حیا ہے اس سے مراد بے عزتی اور ذلت پر مبنی اقوال وافعال سے بچنا ہے (اسی طرح مالایعنی سے بھی بچنا چاہیئے۔ مالایعنی سے مراد وہ چیزیں وہ باتیں ہیں جو دین میں نافع اور ثواب الٰہی کی باعث نہ ہوں اور عبث سے مراد وہ امور ہیں جن میں غرض شرعی نہ ہو (فتاوی رضویہ جلد ۱)۔

بدفالی:

بدشگونی کو کہتے ہیں جو اعمال مشرکین سے ہے بدفالی سے مراد کسی چیز کو اپنے وہم کی بناء پر نقصان دہ سمجھنا جبکہ وہ حکم شرع یا اپنی ذات سے نہ ہو اس ذمیمہ کی ضد حمیدہ نیک فالی ہے (بدفالی میں مباحیہ اور روافض کو زیادہ غلو ہے)

بخل:

یہ وہ ذمیمہ ہے جو اس مال کو روکتا ہے جس کا خرچ کرنا شرعاً اور مروتاً واجب ہے۔

اسراف:

یہ وہ ذمیمہ ہے جو مال کو اس محل میں خرچ کرواتا ہے جہاں اس کا خرچ کرنا شرعاً اور مروتاً واجب نہیں ہے۔

قرآن کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے:

تفسیر قرآن سمجھنے کے ذرائع اجماع صالحین اور اسکی نقل از سلف کے بغیر ہی اپنی رائے سے تفسیر بیان کرنا اسی طرح احادیث سے مذکورہ بالا حجت شرعیہ کے بغیر حکم بیان کرنا (یہ ذمیمہ وہابیت نیچریت مباحیت کی وجہ سے عام ہوگیا جو کفر و بد دینی کو واجب کرتا ہے)۔

باطل میں خوض:

اس ذمیمہ سے مراد اس معاصی سے ہے۔جو حرام کام پر شامل ہے جیسے بدمذہبوں کی کتب چوروں اور ڈاکوں اور مکر و حیلہ کرنے والوں اور مقدمات زِنا پر شامل حکایات کا پڑھنا اور ان کا سننا اس ذمیمہ کی ضد حمیدہ اسلاف صالحین اور اولیاء کرام کے واقعات اور اصلاحِ ذمائم پر شامل کتب کا پڑھنا اور سننا ہے۔(باطل میں خوض کے بڑے اڈے اس زمانے میں سینما گھر ہیں) اسکے علاوہ مرتدوں کی کتب اور ان کی تقاریر اور ڈیو کے گانے بھی شامل ہیں۔

بطالت:

دینی امور اور جائز کسب کے عدم اشتغال کو کہتے ہیں۔ بطال وہ لوگ ہیں جو امور معاد اور معاش سے اشتغال نہیں رکھتے ہیں اور جو اپنے بزرگوں کی خدمت سے باز آتے ہیں۔ (مباحیت اور نیچریت سے امور معاد اور عدم خدمت کی بطالت میں شدت پیدا ہوجاتی ہے اسی

کیساتھ مباحیہ میں امور معاش سے عدم اشتغال کا ذمیمہ بھی ہوتا ہے) بطالت کا علاج دین میں ذی صلابت کی صحبت میں رہنا اور ان کی صحبت سے دور رہنا جنہیں نصرت حق کی غیرت نہیں جو حدود اسلامی کے توڑ دینے میں بیباک ہیں۔ (یعنی جو صلح کلی ہیں) اور جو جائز کسب میں بطال ہیں۔

مجالست جلیس سوء:

یہ بالاتفاق حرام ہے جو دین و دیانت میں مُخل اور شرفاء اہلسنت کی بدگمانی کا باعث ہے۔

می بلرزد عرش از مدح شقی
بدگماں گردد از وہم متقی

جلیس سوء وہ ہے جو تجھے حرام میں لے جائے اور خیر کے خلاف زبان اور مال سے برانگیختہ کرے اور دنی افعال سے مفاسد کی طرف لے جائے (ان خبائث میں بہ نسبت دوسرے کمینوں اور بدمذہبوں کے نیچری اور مباحی زیادہ اخبث ہیں۔

فساد :

دین و دیانت اور احوال میں ظاہراً اور باطناً تباہی لانے کو کہتے ہیں۔

تغیر:

لوگوں میں بدعادات اور ذمائم سے تغیر پیدا کرنا (ہر ایک رزیل و دنی خصوصاً

نیا چرہ اس ذمیمہ میں ملوث ہوتے ہیں۔۔۔۔ ے

دور شو از اختلاط یار بد
یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمیں بر جاں زند
یار بد بر جان و بر ایمان زند

سفاہت :

عقل کی کمی اس کی ضد حمیدہ رشد ہے اور وہ عقل کی قوت اور اس کا کمال ہے۔اکثر سفاہت طبعی ہوتی ہے۔کبھی یہ بلا کسب کے مال کے فراہم ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔اور اس کے رذیل اور دنی ہم صحبت اسے ناجائز مال کے خرچ کرنے پر برانگیختہ کرتے ہیں کہ اس طریقہ سے اس کا مال کھائیں۔ایسا اسراف تونگروں اور معاشداروں کی اولاد میں ہوتا ہے۔اس لئے فقہاء کرام نے سفیہہ کے تصرف میں مال دینے کو منع کیا ہے۔اللہ تعالیٰ سورہ نساء میں فرماتا ہے:۔کہ''اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو اس کا علاج رذیلوں اور کمینوں میں نہ بیٹھنے اور عقلا کی صحبت میں بیٹھنے سے ہوتا ہے۔جو علماء عاملین اور ناصحین ہیں (اس قسم کا اسراف ان لوگوں میں ہوتا ہے جو نیچری معاشرت کے حامل ہیں اور معاشداروں میں مباحی مشائخ اور ان کی اولاد میں ہوتا ہے جو جاگیر یا کثیر انعام رکھتے ہیں کہ وہ نیچریوں کے لہولعب اور ان کے کلب گھروں اور سنیما اور قوالوں میں مال لٹانے کا اشتغال رکھتے ہیں)۔مال جو اللہ تعالی کی نعمت ہے جو مصارف خیر میں خرچ کرنے کے لئے عطا کیا گیا ہے یہ مصرف اسے یوں برباد کرتے ہیں۔

وہ مصارف خیر یہ ہیں۔

(الف) اہل وعیال کا نفقہ۔

(ب) زکوٰۃ وحج

(ت) اشاعتِ اسلام وخرچ جہاد۔

(ث) قرض کی ادائی۔

(ج) علماء اہل سنت صالحین کی خدمت۔

(ح) صلہ رحمی۔

(خ) انفاق فی سبیل اللہ۔

(د) قیام صدقات جاریہ

(ذ) مساکین کی حاجت براری۔

(ر) قرابت کے حقوق کی ادائی مال ہی پر بدن کی درستی ہے۔اور بدن کی درستی عبادت اور خیر کے حصول کا ذریعہ ہے مال ہی سے مسلمان خواری اور بھیک سے بچ جاتا ہے۔ (نیچریت کے اسراف کے سوا دیوثی بھی وجہ اسراف بنی ہوئی ہے کہ دیوث اپنی عورتوں کے خلاف حیا اور مروت بلکہ ان کے ناجائز رسومات وضوابط میں اپنی دیوثی کی وجہ سے اسراف کے وبال میں گرفتار ہیں)۔

عقوق والدین:

والدین کی نافرمانی کا اثبات غیر معصیت میں مخالفت کرنے سے ہوتا ہے (والدین کی اطاعت ہر ایک مباح چیز میں واجب ہے اس میں نافرمانی کرنا ذمیمہ اور کبیرہ ہے۔ (حدیقہ ندیہ، اشعتہ اللمعاۃ، احیاء العلوم) ان کی اطاعت میں ان کے جائز عہود اور وصایہ پر ان کی موت کے بعد بھی قائم رہنا واجب ہے (زواجر) اطاعت والدین میں احترامی امور میں باپ کو اولیت حاصل ہے اور ماں کو خدمتی امور میں (تیسیر القاری شرح بخاری)۔

دو رشتہ داروں کا آپس میں جدائی اختیار کرنا:

نفس کی ہوا اور اسکے غضب پر ان رشتہ داروں کا جدائی اختیار کرنا جن میں قرابت محرمیہ ہے۔ جیسے باپ بیٹا، ماں بیٹا، بھائی بھائی، بھائی بہن کا آپس میں جدائی اختیار کرنا۔ اگر یہ جدائی بدمذہبی اور ارتداد کی وجہ سے ہو تو شرعاً واجب ہے۔ (قرآن مجید) یہ صلح کلی الحاد کا رد ہے۔

عوام سے انس اور ان سے علحٰدگی پر وحشت:

یہ ذمیمہ نہایت ہی مذموم ہے۔ سالک شریعت کو چاہیئے کہ وہ عوام کے اپنے پاس آنے پر قلب میں وحشت اور تنگی پیدا کرے۔ ان کے اخلاق حسنہ سے محروم اور ذمائم میں آلودہ ہونے کی وجہ سے۔

تہمت کے مقامات سے نہ بچنا:

اس ذمیمہ کی ضد حمیدہ غیر محل اور ناشائستہ مقامات سے بچنا۔

دنیاوی اونچی چیز کو دیکھنا اور اسکی تمنا کرنا:

یہ ذمیمہ اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر سے منحرف کرتا ہے اس شخص کی طرف دیکھنا جو دینی امور میں گھٹا ہوا ہے اخلاق حسنہ اور اعمالِ صالحہ میں تساہل اور ان کے حصول میں تکاسل پیدا کرتا ہے۔اسکی ضد حمیدہ آخرت کے درجات اور اس کے کمال کے حصول کی کوشش کرنا اور اس شخص کی طرف دیکھنا جو ان چیزوں میں اونچا ہے۔

فریب:

اپنے فاسد اغراض کے حصول میں دھوکہ سے کام لینا یہ منافقین کی صفت ہے (اس ذمیمہ میں مباحی زیادہ اخبث ہیں کہ ان کی روزی ہی فریب دہی پر موقوف ہے)

کفران نعمت:

اس کی ضد حمیدہ شکر ہے۔اور اس سے مراد جو نعمت کہ ملی ہے اسے ظاہر کرنا اور منعم کے صفات حسنہ اور کے افعال حمیدہ کو بیان کرنا، اس سے باز آنا اور تنقیص شان کرنا کفران نعمت ہے۔(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان اور اخلاق حسنہ اعمال صالحہ اور دنیا و آخرت کی نعماء عطا کرنے کا وہمپچر یہ شکر ادا نہیں کرتے بلکہ اسے شرک قرار دیکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص شان میں

لگے ہوئے ہیں ۔اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رحمتہ اللہ علیہ ان وہمیچر یہ کے اس ذمیمہ کے رد میں فرماتے ہیں ۔

اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی

نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

بے مروتی:

عقل کی سبکی اور روش بد سے عدم اجتناب ہے نیز بے مروتی سے عبارت ہر وہ کام اور بات ہے جو پاجیوں اور بازاریوں کا ذمیمہ ہے ۔شوخ چشمی ، دیوثی ، بے حجابی ، بے ستری کا لباس پہننا،ٹوکدیئے جانے پر دوبارہ قصور کاارتکاب کرنا،منظرعام پر پیشاب کرنااور وہاں کھانا کھانا، بلاضرورت کے بازاروں رہنا،فحش بکنا،بڑوں کے حضوراور منظرعام میں برہنہ سر رہنا (عالمگیری و دیگرکتب فقہ)فحش سے مراد قبیح الفاظ صریح الفاظ میں زبان پرلانا جو دیانت میں مخل اور غیر کی ایذا کاسبب ہیں (حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کمینوں کا ہتھیار کلام قبیح ہے (الاتحاف بحب الاشراف)۔

خست:

اس کی ضد حمیدہ کرم ہے اگر مال سے نفع پہنچے تو وہ سخا ہے کلام سے پہنچے تو لطف ہے وعدہ کے پورا کرنے سے پہنچے تو وفا ہے دوسروں کی تکلیف پر رنجیدہ ہونا شفقت ہے جو اس کے خلاف ہے لئیم اور خسیس ہے ۔(جواہر غیبی) (مباحیہ سخا کی ضد میں چور اور غاصب ،وفا کی ضد میں بدعہد اور دھوکاباز ،لطف کی ضد میں گستاخ اور زبان دراز ،شفقت کی ضد میں ظالم ہوتے ہیں)۔

غرور:

یعنی پندار یعنی اپنی حیثیت کے خلاف کاذب گمان کو کہتے ہیں (مباحیہ کے پندار کو کوئی رذیل و دنی نہیں پہنچ سکتا کہ وہ رسمی بیعت کو ارادتی بیعت گمان کر کے ولایت کے پندار میں گرفتار ہیں)۔ ؎

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست
پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمۂ و ناز

بلا علم کے احکام بتانا:

یہ بدترین ذمیمہ اپنے اور غیروں کے کفر اور بدمذہبی کا سبب ہے۔ بلا علم کے احکام بتانے مراد اہلسنت و جماعت کے اجماعی احکام سے نقل کئے بغیر بتانا خواہ وہ بتانا جہالت سے ہو یا دانستہ دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ کہ دونوں جاہل اور گمراہ گر ہیں۔ (وہمپچر یہ تقریراً و تحریراً اسی ذمیمہ میں گرفتار ہیں جس سے اہل سنت گمراہ ہو کر وہمپچر ی بن رہے ہیں)۔

حزن:

دنیاوی چیزوں کے فوت ہو جانے پر اندوہ اور تاسف کرنا یعنی ان چیزوں کے نقصان پر رنج کرنا جو حظوظ نفسانیہ اور اغراض شہوانیہ سے وابستہ ہیں۔ حزن صبر سے نکال دیتا ہے اور جزع اور طغیان پر لاتا ہے۔ صبر سے مراد روزی سے جو کچھ ملے اس پر فرحت اور قناعت کے ساتھ بسر کرنا اور نا جائز انتقام سے باز آنا اور مصیبت میں حرام قول و فعل سے بچنا، تذلل اور خوشامد سے پاک رہنا، اِضمحلال (کمزوری) اور خوف ظاہر نہ کرنا، اپنے وقار کو باقی رکھنا

یہ جزع کی حمائد ہیں۔

قطع رحمی:

رشتہ داروں سے نفسانی غضب اور عداوت کی بناء پر ان کے حقوق کی ادائی سے باز آنا اور ان سے جدائی اختیار کرنا۔

دیوثی:

بیوی کے زیر فرمان ہونا زوجہ اور محارم کی ان چیزوں پر خاموش ہونا جو زنا اور مقدماتِ زنا پر شامل ہیں (ریڈیو اور فلموں کے گانے مقدمات زنا پر ہی شامل ہیں اور وہ دیوثی کی وجہ سے رذیلوں اور کمینوں کے گھروں میں عام ہیں)۔

نمیمہ:

چغلی کسی کی اس چیز کو دوسروں پر اقوال و افعال سے ظاہر کرنا جس کا ظاہر کرنا ناپسندیدہ ہو اس کا اکثر اطلاق ان ناپسندیدہ اقوال کا کسی خاص شخص کے پاس لے جانے پر ہوتا ہے۔ جو اس شخص کے حق میں کہے گئے ہیں۔ جو حرام ہے اگر ان فاسد اقوال میں جس کے حق میں کہے گئے ہیں۔ اس کا ضرر ہو تو اس سے آگاہ کر دینا واجب ہے۔ نمیمہ سے مراد بعض کا کلام بعض کے پاس فساد کی غرض سے لیجانا ہے۔

سوء ظنی:

علماء اہل سنت اور شرفاء اہل سنت اور ان حضرات سے بدگمانی حرام ہے جنکی عدالت ظاہر ہے یعنی جو رذیل و دنی نہیں ہیں لیکن فاسق غیر عادل کی احتمالی چیز کی جس میں صلاح و فساد دونوں کا احتمال ہو تو فاسق غیر عادل کے حق میں اس احتمال کو محل سوء میں لے جانا منع نہیں ہے۔ کیوں کہ ہم پر ان سے بغض لازم ہے سوء ظنی شرفاء اہل سنت کے حق میں حرام ہے۔ شیطان اس سے غیبت اور تحقیر کرنے اور حقوق کی ادائی میں تقصیر کرنے پر لے جاتا ہے اور سوء ظنی قلبی غیبت ہے۔ (رذیلوں اور کمینوں کی شرفاء اہل سنت سے سوء ظنی کا کیا حال ہو گا جبکہ ان میں بیٹھنے والا نیکوں سے بدگمان ہو جاتا ہے۔ (نشیند با بداں ہر کس بہ نیکاں بدگماں گردد)۔

امل:

دنیا کی امید کو کہتے ہیں جو تسویف توبہ کا باعث ہے، دنیا کی محبت سے یہ نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ (ا) حرص یعنی زیادہ طلبی کو کہتے ہیں۔ حرص سے وہ چالاکی مراد ہے جو ہمہ وقت تجارت اور دیگر کسب میں مشغول رکھ کر امور آخرت سے غافل کر دے (صاحبان حرص یعنی اہل دنیا کام سے واپس آکر رات میں امور آخرت میں مشغول ہونے کے بجائے ہلٹے ہکالنے میں لگے ہوتے ہیں یا سو جاتے ہیں۔ مولانا روم قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔۔ ے

اہل دنیا کافران مطلق اند

روز و شب در زق زق و در بق بق اند

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ آخرت سے غفلتِ مطلقہ کفر ہے۔ اور غفلت غالبہ فسق (الملفوظ حصہ چہارم) چودھویں صدی کا فساد دیکھئے کہ دونوں قسم کے اہل دنیا جب رسمی بیعت میں خلافت لیتے ہیں تو مباحیت سے اپنے آپ کو ولی سمجھنے لگتے ہیں۔ حرص ان چیزوں کی طمع پیدا کرتی ہے جو دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔ (اسی سے حرص والے بیشتر اوقات امور آخرت سے غافل ہو کر کمانے میں مشغول ہوتے ہیں۔ اچھا تاجر وہ ہے جو بازار کو دیر سے جائے اور جلدی وہاں سے نکلے اور اہل سنت کے عقائد اور اخلاق حسنہ کی کتب کے مطالعہ میں مشغول ہو جائے)۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جس کا قصد آخرت ہے اس پر اللہ تعالیٰ تونگری کو جمع فرما دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس آتی ہے۔ اس حال میں کہ ذلیل ہوتی ہے۔ (نیچریہ دنیا پرستی اور آخرت فروشی سے اس حدیث مبارکہ پر عمل کرنے والے اہل سنت کا انہیں دقیانوسی اور قدامت پرست اور زمانہ سے ناواقف قرار دیکر ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اسطرح وہ اپنے مذاق سے شریعت اسلامی کو منسوخ قرار دیتے ہوئے اپنی نیچریت کو اسکی ناسخ قرار دیتے ہیں.....)

مسلماں اے ستم دیدہ مسلماں
پلٹ جا جانب مرکز پلٹ جا
زمانہ ہے کہ آگے بڑھ رہا ہے
تو تیرہ سو برس پیچھے کو ہٹ جا

حدیث مذکورہ کا بقیہ یہ ہے۔

جس کا قصد دنیا ہے اللہ تعالی اس کے آنکھوں کے درمیان میں افلاس کو پیدا کرتا ہے اور پریشانی کو اس پر ڈال دیتا ہے اور اسے دنیا سے نہیں دیتا مگر جو اس کے لئے قدر کیا گیا ہے۔جس کے دل میں دنیا کی محبت مفرط ہوتی ہے وہ بلا کسی وجہ کے ظلم اور رشتہ داروں سے قطع رحمی کرتا ہے۔جس میں دنیا کی محبت کم ہوتی ہے وہ ظلم کی ابتدا نہیں کرتا اور ظلم کے بدلہ میں حد شروع سے آگے نہیں بڑھتا (یہ شرفاء اہل سنت کا درجہ ہے) جس میں آخرت کی محبت قوی ہوتی ہے وہ ظالم کو معاف کر دیتے ہیں۔(یہ زہاد کرام کا درجہ ہے) جس میں آخرت کی محبت قوی تر ہوتی ہے وہ ظلم کے بدلہ میں احسان کرتے ہیں۔(یہ درجہ اخص اولیا اور صدیقین کا ہے۔(جواہر غیبی) وہمیچر یہ جو سنیت کے مدعی ہیں ان احکام کو جو اپنے بدخواہوں کے حق میں آئے ہیں اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کے حق میں لے گئے ہیں، ان کے رد میں حضرت مولانا حسن رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔۔۔۔۔

گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیت
غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری

گالیاں دیں انہیں شیطان لعیں کے پیرو
جن کے صدقے میں ہر دولت و نعمت تیری

تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ ان سے
جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری

ان کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں
دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

ان کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے
شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری

اصرار معاصی:

گناہوں کے دوام قصد کو کہتے ہیں یعنی دل گناہوں کا راغب رہے بلا کسی ندامت اور اس سے رجوع کے اور یہ کفر ہے۔ (اسی سے رذیل و دنی ظلم و جور میں بیباک ہوتے ہیں) اس ذمیمہ کی ضد حمیدہ انابت ہے یعنی گناہوں سے ایسا پلٹنا کہ پھر ان کا عزم نہ ہو اسی کے لئے ہم عوامِ اہل سنت کی رسمی بیعت آئی مریدی عقد توبہ بستن آمد (سبع سنابل)۔

کذب:

حرام قطعی ہے، حدیث مبارکہ میں ہے کہ بندۂ مومن تمام خصائل پر پیدا کیا جاتا ہے سوائے جھوٹ اور خیانت کے (یعنی اللہ تعالیٰ اسکی اصل خلقت میں ان دو ذمائم میں سے کسی ایک ذمیمہ پر پیدا نہیں کرتا بلکہ وہ منافقین سے اختلاط کر کے اختیار کر لیتا ہے۔ (حدیقہ ندیہ)

نسب پر تکبر :

یہ ذمیمہ جہل سے پیدا ہوتا ہے یہ ذمیمہ مباحی سادات میں ہوتا ہے کہ ان میں ہر ایک شخص دوسرے سادات کے مقابلہ میں اپنے نسب کی بزرگی کا قائل ہے ۔حالانکہ تمام سادات نسب کے لحاظ سے برابر ہیں ۔ان میں ایک دوسرے پر فاضل ومفضول دین و دیانت اور علم وتقوی کے لحاظ سے ہیں ۔

باجداد کرامش گر بنازی
بگفتی صدق لیکن تو زاجلاف

(از مولف)۔

حمیت :

اپنے اہل وعیال اور دیگر محارم کو فواحش اور اس کے مقدمات سے پاک رکھنے اور اپنی ذات و دین اور اہل کو تہمت شرعی سے بچائے رکھنے کو کہتے ہیں (تہمت شرعی، شرعاً الزام عائد ہونے کو کہتے ہیں)

مداہنت :

دین میں سستی اور ضعف کو کہتے ہیں ۔یعنی مناہی اور کفر کے مشاہدہ پر سکوت اختیار کرنا اور اس سے راضی رہنا ۔(یہ ذمیمہ صلح کلی الحاد سے وہمیچریوں میں عام ہے ۔جسے وہ رواداری اور غیر فرقہ پرستی کہتے ہیں)اس ذمیمہ کی ضد حمیدہ دین میں صلابت ہے جس میں کفرو

بدمذہبی کی رضا اور اس سے حفاظت ہے۔ کیوں کہ کفر سے رضا بھی کفر ہے (حدیقہ ندیہ جلد اول ۳۳۰ مطبوعہ قسطنطنیہ) یہ وہمپچر یہ کی صلح کلیت کا رد ہے۔

طیش وخفت:

عقل کی سبکی اور اسکے زوال کو کہتے ہیں طیش غضب نفسانی سے پیدا ہوتا ہے اسکی ضد حمیدہ وقار ہے وہ حالت غضب میں طیش وخفت سے اپنے آپ کو بچانا ہے ہم عوام اہل سنت کا تصوف اور ہماری عام طریقت یہی ہے کہ ہم ذمائم سے پاکی حاصل کریں اور حمائد سے آراستہ رہیں۔ جیسا کہ الطریقۃ المحمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ جلد دوم مطبوعہ مصر و ہند میں ہے۔ کہ اے سالک طریقت تجھ پر تمام مذکورہ خبائث سے احتراز لازم اور انکی اضداد حمیدہ کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ تصوف اور طریقت ان ہی امور سے عبارت ہے اور اسی سے تجھے تزکیہ نفس حاصل ہوگا اس عام اسلامی تصوف کے خلاف مباحیہ نے نفسانی ذمائم کی آلودگی پر ولایت کا دعوی کرنے کو تصوف قرار دیا جو افتراء علیٰ اللہ ہے جیسا کہ الطریقۃ المحمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ مذکورہ میں ہے کہ افتراء علیٰ اللہ سے تواجد ہے اور وہ ولایت اور کرامت کا دعوی کرنا ہے۔ جو مباحیہ کرتے ہیں، اسی میں جلد اول میں ہے مباحیہ اس بات کے مدعی ہیں کہ وہ پہنچے ہوئے اور صاحبِ کشف ہیں ہاں وہ شیطان کو پہنچے ہیں۔ اور وہ مذہب سنت و جماعت سے خارج گمراہ و بدمذہب ہیں۔ اے سالک طریقت تجھ پر مباحیہ کے ترہات (باطل اقوال) کی طرف مائل نہ ہونا لازم ہے۔

مباحیہ اپنی مباحیت کی وجہ سے مذہب سنت و جماعت سے خارج اور بدمذہب ہیں اسی سے انکی رسمی بیعت وخلافت بالاتفاق باطل ہے اس کے باوجود مباحیہ بیعت ارادت و

ولایت کے مدعی ہیں میں نے رسمی بیعت کے مقصد میں رسمی مریدوں کا یہ نصاب انہیں مباحیہ سے بچانے کے لئے لکھا۔ ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۸۰ھ۔ (اس نصاب کا دوسرا حصہ عقائد میں آئندہ شائع ہوگا)۔

گل خوشنما حق کا بے ریب لکھ

سن چاپ دیگر تو اب اشرفا

صوفیؔ

۱۰ رجب ۱۴۰۰ھ

☆☆☆☆☆

ضمیمہ

اشرف الاخلاق

{ در بیان رذالت و دناءت }

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدہٗ واصلی واسلم علیٰ رسولہ الکریم، امّا بعد

اشرف الاخلاق کا یہ ضمیمہ رذالت و دناءت میں لکھتا ہوں کہ شریعت میں نفس امارہ کے ذمائم کو رذالت اوران ذمائم والے کو رذیل کہتے ہیں ۔اور دناءت سے مراد نفس امارہ کے ان ذمائم سے ہے جو خود صاحب نفس امارہ اوراس سے دوسروں کی بے عزتی اور ہتک حرمت کے اقوال اورافعال پر شامل ہیں ان ذمائم میں کذب وافترا و بہتان اور دھوکہ وفریب سے ان فتنوں کی خصوصیت ہے جو دوسروں کے مال وعزت کے خلاف برپا کیئے جاتے ہیں ۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے سورہ بقرہ میں فرمایا کہ:۔ ’’فتنہ تو قتل سے بھی سخت ہے‘‘۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مروت کے خلاف جو افعال و اقوال ہیں وہ دناءت ہیں یعنی کمینہ پن ہیں اور بیعت رذالت و دناءت سے پاکی حاصل کرنے کے لئے آئی جیسا کہ میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ نے سبع سنابل میں فرمایا۔۔۔۔

مریدی عقد توبہ بستن آمد
ز اخلاق ذمیمہ رستن آمد

مریدی شد حصارِ دین و ایماں

غمِ ایماں خورد مرد مسلماں

یعنی بیعت ذمائم سے توبہ کا عہد کرنے اور نفسانی ذمائم سے نکل جانے کے لئے آئی اور اسی طرح کفر و بدمذہبی پر شامل عقائد سے پاک ہونے کے لئے آئی کہ مریدی دین و ایماں کی حفاظت کا قلعہ ہے۔۔۔

غم دیں خور کہ غم غم دین است

غمِ دنیا مخور کہ بیہودست

حضرت سید شاہ حسین الحسینی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین نہم آستانہ علیہ شمسیہ فرماتے ہیں کہ

برائے تزکیہ آمد طریقت

برائے حفظ دین و ہم شریعت

جو مرید اور پیر بیعت وخلافت کے بعد دناءت پر قائم رہے تو مرید کی بیعت اور مرشد کی خلافت باطل ہے کہ ان دونوں نے مریدی کی غرض ہی کو باطل کر دیا۔

اس مختصر بیان کے بعد مروت کی حقیقت بیان کرتا ہوں کہ رذالت و دناءت میں عام رذیلوں وکمینوں میں مباحیہ بدترین رذیل وکمینہ ہوتے ہیں کہ مروت کی حقیقت میں غایۃ الاوطار جلد سوم ۲۸۹ میں آیا کہ مروت سے عبارت انسان کوئی فعل ایسا نہ کرے جس سے اس کا رتبہ اہل فضل کے نزدیک گھٹ جائے اور بعض فقہاء نے فرمایا کہ مروت عبارت ہے روش نیک حفظ لسان (از کفر و بدمذہبی اور رذالت و دناءت پر شامل قول زبان پر نہ لانا) اور سبکئ عقل اور خُلق دنی کے ارتفاع سے ہے۔ اسی میں ۲۷۶ میں ہے کہ حضرت طحاوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

مروت سے عبارت ان آداب نفسانیہ سے ہے جو محاسن اخلاق اور عادات پر باعث ہوں، اپنے آپ کو ذلیل کرنا اور دنیا کے لئے چاپلوسی کرنا اسقاط مروت ہے۔ اسی میں ۲۹۵ میں ہے کہ شوخ چشمی اور سوءادبی کمینوں کی عادت ہے۔ اسی طرح دشنام بازاریان بے نصیب کی عادت ہے۔

دشنام کی تشریح میں اسی جلد کے ۳۰۰ میں آیا کہ انسان کے حق میں ایسی گفتگو کرنی جو اس کے حق میں معیوب ہے، اسی کے ۲۹۵ میں ہے کہ گالی و بدکلامی اگر سامنے ہو تو شوخ چشمی اور سوءادبی ہے اگر پیچھے ہو تو غیبت ہے۔ مروت سے محروم عادل نہیں ہے جیسا کہ غایۃ الاوطار جلد سوم ۲۸۹ میں۔ آیا کہ ترک مروت یعنی دناءت مسقط عدالت ہے۔ اور دینداری کا کمال عدالت میں ہے۔ (جو شرافت اور علونسبی پر دال ہے) رذالت و دناءت کے عام طور پر شائع ہو جانے کی وجہ سے مولف غفرلہ نے مرید نہ بنانے کو اپنا معمول بنالیا ہے کہ بیعت کی جو غرض آئی ہے۔

اس غرض کے پورا کرنے کے لئے کوئی مرید نہیں ہوتا بلکہ بعض مرید اپنے مرشد کے والدین اور ان کے بھائیوں کو اپنے دناءتی افترا کا نشانہ بناتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔

"ایں کار شیطاں باشد و دناں چنیں کنند"

مولف غفرلہ کے مرید نہ بنانے کی اس پہلی وجہ کے علاوہ دوسری وجہ یہ ہے کہ دناءت و رذالت میں گرفتاروں کے مرید بنانے میں مباحیت کا دروازہ بھی کھل جاتا ہے اس کے علاوہ رذیل و کمینہ شرفاء اہل سنت سے جنسیت اور محبت نہیں رکھتے اور یہ مریدی مرشد کے حق میں مضر پڑتی ہے اس مضر پڑھنے کی وجہ میں مثنوی معنوی میں آیا۔

ذرہ ذرہ کاندریں ارض وسمات

جنس غودرا ہمچوں کاہ وکہربا ست

در ہراں چیزے کہ ناظر میشوی
میکند باجنس سیر معنوی

صاحب گلشن راز قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔۔۔

بود جنسیت آخر علت ضم
چنیں آمد جہاں واللہ اعلم

جنسیت کا اختلاف وہ اختلاف ہے جس سے والدین و اولاد میں اور بھائی بھائی میں خلوص ومحبت نہیں ہوتی تو اجانب میں یہ چیزیں اختلاف جنسیت پر کہاں سے آئیں گی اس نا جنسیت کے لحاظ سے اسلامی سنی فقہ اور تصوف کا حکم یہ آیا کہ سنی مسلمان کا اغیار کی صحبت سے علٰحدہ رہ کر اپنے گھر میں تنہا رہنا بہتر ہے اغیار کی صحبت میں رہنے سے اور اپنے ہم جنس کی صحبت تنہائی سے بہتر ہے۔ (آداب المریدین از حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہٗ) اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت رحمتہ اللہ علیہ کے اس شعر پر اپنے عمل کو بیان کرتا ہوں۔

منم و کنج خمولی کہ نہ گنجد در وے
جز من و چند کتابے و دوات و قلمے

جس کو اسلام وسنت اور اخلاق حسنہ کی دولت حاصل ہے اور اشرار کی صحبت سے بچکر علمی کاموں میں رہ کر اس کی حفاظت کرے (الطریقۃ المحمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ جلد اول) اس غیر جنسیت کے ازدہام کی وجہ سے خالص اہل سنت مساجد اور عیدگاہ میں نماز کے لئے حاضر نہ ہونے پر شرعاً معذور ہیں کہ اہل سنت وجماعت کے سوائے کوئی فرقہ خواہ وہ اسلام کا مدعی ہو خواہ سنیت کا، ہرگز حق سے نہیں ہے اہل سنت کے سوائے تمام دوسرے فرقے اہل ضلالت ہیں ہم

اہل سنت و جماعت پر یہی عقیدہ رکھنا لازم ہے ورنہ سنیت باطل اور وہ ضلالت ہے چنانچہ شامی جلد اول، صلوٰۃ مسعودی جلد اول میں ہے کہ جب ہمیں پوچھا جائے تو ہم اہل سنت و جماعت پر یہ کہنا واجب ہے کہ کہیں کہ ہم اہل سنت و جماعت ہی حق پر ہیں ہمارے مخالف فرقے اہل ضلالت ہیں ۱۳۱۲ھ میں ندوہ نے اس حقانی عقیدہ کے خلاف یہ ضلالت حادِث (پیدا) کی کہ مدعیان اسلام تمام فرق ضالہ بھی اہل حق ہیں ان سے اسلامی سنی معاملات جائز و درست ہیں یہ باطل عقیدہ اتنا عام ہوگیا ہے کہ کوئی شہری و دیہاتی اس باطل وضلالت سے پاک نہیں۔

کتب فقیہ میں یہ اجماعی حکم آیا کہ اہل ضلالت کے پیچھے جو نماز مجبوراً پڑھی گئی وہ مکرہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہے فقہ حنفی کے اس حکم پر جماعت میں بلا اضطرار کے حاضر ہونا اس حکم شرعی کو خوار ٹھہرانا ہے جو ضلالت ہے اور اضطراراً جو نماز اہل ضلالت کے ساتھ پڑھی گئی ہے۔گھر میں آکر اس کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اعادہ نہ کرنے پر نماز نہ پڑھنے کا الزام شرعی عائد ہوگا۔

اہل سنت کے مساجد میں حاضر نہ ہونے کی شرعی وجہ یہی ہے جس پر فتنہ کیا جاتا ہے۔

اہل سنت کے مرید نہ بنانے کی ایک وجہ اس باطل عقیدہ کا عام ہوجانا بھی ہے اور مریدی کے شرائط میں سے پیر و مرید دونوں کا خالص سنی ہونا بھی ایک شرط ہے (سبع سنابل) ندویت کے عام ہوجانے کی وجہ سے اس شرط پر اترنے والا عام طور پر ملنا مشکل ہے لہٰذہ احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ مرید نہ بنایا جائے اور مرید بنانا واجب بھی نہیں (سبعِ سنابل) خالص اہل سنت کے مساجد میں نہ آنے کی ایک شرعی وجہ یہ بھی ہے کہ ندوہ نے ایمان کا علَم کلمہ طیبہ ہی کو ایمان قرار دیکر تمام فرق ضالہ کو اہل حق ٹھہرایا ایمان کی حقیقت اہل سنت و جماعت کے پاس یہ ہے کہ ایمان ان امور کی تصدیق ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے یعنی اجمالی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

دل سے تصدیق کرنا ہر اس چیز میں جو اللہ تعالی کی طرف سے لائے جس کا ثبوت قطعی طور پر آپ سے ہو (شرح عقائد) اس ایمان کا علَم کلمہ طیبہ ہے (مدارج النبوۃ) کلمہ کے ایمان کا علم ہونے کی وجہ سے شامی جلد اول میں آیا کہ مجرد قول لا الہ الا اللہ اسلام کے حکم کو واجب نہیں کرتا جب تک تمام مومن بہ پر ایمان نہ لائے۔ ایمان کی اس حقیقت کے بعد کفر کی حقیقت بھی سن لیجیئے کہ جن امور کی تصدیق ایمان میں ضروری ہے ان میں سے کسی امر کی تکذیب اور انکار کفر ہے (شرح مواقف) کفر کی اس حقیقت کو خالص سنی ہی مانتا ہے جو ایمان کی حقیقت پر معتقد ہے جو لوگ ایمان کے علَم کلمہ ہی کو ایمان بنا لیئے ہیں ان کے پاس کوئی چیز کفر نہیں ہے اسی سے وہ تمام فرق ضالہ کو مومن مانتے ہیں اور ان پر اسلام کے احکام نافذ کرتے ہیں۔

یہ ہیں نیچریت اور مباحیت کی گندگیاں کہ نیچریوں اور مباحیوں کے پاس کوئی چیز کفر و بدمذہبی نہیں ہے اور ان کے پاس وہابیت کی گندگی سے صرف اہل سنت و جماعت ہی مشرک و بدمذہب اور اسلامی سنی عقائد شرک و بدمذہبی ہیں دیکھو تفویۃ الایمان امام الوہابیہ اور بہشتی زیور تھانوی اور دیگر کتبِ دیوبندیہ اسی سے وہ پھر یہ اہل سنت کے دشمن ہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔۔۔! ؎

سنیت سے کھٹکے سب کی آنکھ میں

پھول ہو کر بن گئے کیا خار ہم

حضرت ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اخلاق ذمیمہ نفسانیہ ان اعمال سے پختہ ہوتے ہیں جن کا تعلق حقوق العباد کی پامالی سے ہے اور اخلاق حسنہ ان اعمال سے کسب کیئے جاتے ہیں جن کا تعلق حقوق العباد کی ادائی سے ہے، امام ربانی حضرت مجدد الف

ثانی قدس سرہٗ اپنے مکتوبات کے دفتر دوم مکتوب ۸۲ میں اخلاق حسنہ کسب کیئے جانے کے شرعی طریقہ میں فرماتے ہیں کہ نفس امارہ کے اقتضاء پر ہر ایک معاملہ میں کام کرنے (اور کہنے) سے باز آکر ان معاملات (اور اقول) میں شریعت کا التزام رکھے انتہی جو بیعت کی غرض شرعی ہے۔اخلاق حسنہ کسب کیئے جانے کے اس شرعی ضابطہ کے تحت عام مسلمان اہل سنت اور والدین اور بھائیوں اور دیگر رشتہ دار وعلماء اہل سنت وفقہا و اولیاء کے حقوق میں جو شرعی احکام آئے ہیں ان پر عامل رہنا لازم ہے اسی طرح کفار و مرتدین و بدمذہب اور متعدی معصیت والے فساق کے شریعت اسلامی میں جو احکام آئے ہیں ان کے موافق ان کے حق میں اپنا عمل رکھنا اور ہر ایک معاملہ میں جو پیش آئے شریعت ہی پر گامزن رہنا اخلاق حسنہ کسب کیئے جانے کا وسیلہ ہے اس وسیلہ سے رذیل وکمینہ محروم اور اقتضاء نفس پر وہ گامزن رہتے ہیں اور نفسانی ذمائم بیعت کی غرض کے خلاف کفر و بدمذہبی اور ظلم و جور پر لے جاتے ہیں جیسا کہ مکتوبات منیری قدس سرہٗ مکتوب ۸۳ میں آیا کہ اخلاق خبیثہ نفس امارہ کے تسلط سے ہیں اور جب آدمی کے احوال پر غالب ہو جاتے ہیں تو وہ نور ایمان سے محروم ہو جاتا ہے کہ نفس امارہ دل اور دین کے دشمن ہے اور وہ پیدائشی کافر ہے (مکتوب مجددی) رذیلوں اور کمینوں پر علم دین اور شرفاء اہل سنت و صالحین کی صحبت اور انکی مریدی کا اثر نہ ہونے کی وجہ میں مثنوی معنوی میں آیا۔ ؎

کاغذے جوید کہ آں بنوشتہ نیست
تخم کارد موضعے کہ کشتہ نیست
اے برادر موضعِ ناکشتہ باش
کاغذے اسپید نابنوشتہ باش

اس کی شرح میں حضرت بحر العلوم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طرح لکھے ہوئے کاغذ پر لکھا نہیں جاتا اور بویا ہوا کھیت بویا نہیں جاتا اسی طرح صاحب ذمائم سے خیر ظاہر نہیں ہوتا۔ جب تک وہ جہ مرکب اور ذمائم سے پاک نہ ہولے کہ صاحبِ ذمائم کے قلب میں اہل سنت و جماعت کے عقائد منقش نہیں ہوتے ہیں۔

نکاۃ الاسرار میں علم دین وشرفا ئاہل سنت اور صالحین کی صحبت اور مشائخ اہل سنت کی بیعت کے بیکار جانے کی وجہ میں آیا کہ اگر کسی کنویں میں چوہا گر جائے تو وہ کنواں ناپاک ہے اس کنویں کی پاکی کے لئے پہلے اس چوہے کو نکال دیں اس کے بعد اس کنویں کا پانی نکال دیں تو اب جو پانی آئے گا وہ پاک ہے۔

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک اپنے برے اخلاق نفسانیہ کو درست نہ کرلے صالحین کی صحبت میں نہ جا کیونکہ اس حالت میں (یعنی ذمائم کی گندگی میں تیری خرابی ان کی صحبت میں تیری اصلاح پر غالب ہوگی) (ملفوظ کبیر حصہ چہارم ۱۶۲)۔

یہی وجہ ہے کہ رذیل و کمینے علم دین پر بھی جاہلوں کی طرح مشائخ اہل سنت کی صحبت اور انکی مریدی سے اصلاح پذیر نہیں ہوتے کہ وہ اپنے ذمائم پر ہی رہتے ہیں عوام کی اس حالت پر خالص سنی مرشد عوام کی صحبت اور ان کے مرید بنانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ حدیقہ ندیہ میں رذیل وکمینوں کی نسبت یہ حکم آیا ہے کہ ہر اس عاصی سے اللہ تعالی کے لئے بغض رکھنا چاہیئے جسکی معصیت متعدی ہے بخلاف اس عاصی کے جس کی معصیت متعدی نہیں ہے۔

حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ جو مودت تقویٰ پر نہیں ہے اس کا نتیجہ دشمنی پر نکلتا ہے۔ (ذخیرۃ الملوک) رذیل سے زیادہ کمینہ ہتک حرمت میں زیادہ بے باک

ہوتا ہے ۔اس لئے کہ اس میں تہور کا ذمیمہ رذیل سے سخت ہوتا ہے اور تہور کی حقیقت یہ ہے کہ تہور نفس کی اُس تندی کو کہتے ہیں جو قول و فعل میں دنی کو درشتی کیساتھ شریعت و مروت کے دائرہ سے باہر لے جاتی ہے ۔(الطریقۃ المحمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ جلداول ۲۹۹)۔

جو مرید و مرشد بیعت و خلافت کے بعد نفسانی ذمائم یعنی رذالت و دناءت سے نجات حاصل نہیں کرتا وہ اپنے دعوے مریدی و مرشدی میں دروغ گو ہے اور وہ مرید و طالب نہیں ہے ۔(آداب المریدین ۱۴۷)اخبار الاخیار ۱۶۳ میں ہے کہ جو شخص نفسانی ذمائم کا تذکیہ نہ کرے وہ دام و دد میں معدود ہے حضرت عارف رومی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ۔۔ ؎

ہر کرا افعال دام و دد بود
بر کریمانش گمان بد بود

یعنی جس کہ افعال جانوروں اور درندوں کے ہوتے ہیں یعنی جو رذیل و دنی ہوتا ہے وہ شرفاء اہل سنت سے بدگمان رہتا ہے ۔

☆☆☆☆☆

اسلامی سنی تصوف

اسلام وسنیت میں تصوف مباحیہ مدعیان سنیت وطریقت کی طرح صلح کلی الحاد اختیار کرنے،نفسانی ذمائم پر رہتے ہوئے ان میں غلو کر جانے اور اولیاء کرام کے احوال کی نقالی سے ولایت کا دعویٰ کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اسلام وسنیت میں تصوف کی حقیقت وہ ہے جو الطریقۃ المحمدیۃ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ جلد اول میں بیان کی گئی ہے کہ ’’اے مرید تجھ پر ذمائمِ نفس سے اپنے دل کو پاک کرنا اور اخلاق حسنہ اسلامیہ سے مزین کرنا لازم ہے اس لئے کہ تصوف سے عبارت ہر ایک خلق نکوہیدہ سے نکل جانا اور ہر ایک خلق سنیہ میں داخل ہونا ہے‘‘۔احیاء العلوم جلد اول میں ہے کہ آخرت کی راہ چلنا اور عادات کی درستی اخلاق ذمیمہ کی تہذیب کے بغیر ممکن نہیں۔تصوف کی اس حقیقت کے خلاف جو مرید اور مرشد ذمائم ہی میں گرفتار رہیں تو اس مرید کی بیعت اور اس مرشد کی خلافت باطل ہے اسی سے جو مرید ذمائم میں گرفتار ہیں عبرت پکڑیں جیسا کہ حضرت شیخ محمود بہری قدس سرہٗ نے فرمایا۔۔ ؎

کینہ وکبر وکذب وعجب وحسد
دور دار از من و مکن مرتد

(خصوصاً باپ اور مرشد سے کینہ تو سب سے زیادہ تباہ کن ہے) مرشد کی اطاعت کے حکم میں فرماتے ہیں کہ پیر اور مرید کے درمیان حجت نامناسب ہے اور چناں وچنیں سزاوار نہیں۔بلکہ پیر اگر کن ہے تو مرید کو فیکون ہونا چاہیئے یہاں ایک ضروری شرعی حکم بیان کرتا ہوں

کہ اہل سنت و جماعت کے عقائد اور زہد یعنی اخلاق حسنہ کا علم حاصل کرنا ہر ایک مکلف پر فرض عین ہے خصوصاً مریدین پر (الطریقۃ المحمدیۃ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ) اور جب کوئی علم فقہ حاصل کرے تو اسی پر اکتفا (کفایت) نہ کرے بلکہ علم زہد بھی حاصل کرے زہد کے بغیر علم فقہ کے باوجود انسان قسی بن جاتا ہے (ایضاً، بستان فقیہ ابو اللیث رحمتہ اللہ علیہ)۔

مرید کے مرشد کی مجلس میں حاضر ہونے کی یہی شرعی فرض ہے۔ اور جو مرشد علوم دینیہ سے محروم ہے اسکی خلافت ہی باطل ہے۔ (سبع سنابل، فتاویٰ افریقہ) یہاں مولف غفرلہ اپنے رسالہ فافعہ ''احکام صحبت واختلاط'' کو شامل کرتا ہے وہ یہ ہے۔ صحبت واختلاط کے سلسلے میں حکم شرعی یہ آیا کہ لوگوں کی ملاقات میں کوئی فائدہ نہیں ہے سوائے قیل وقال کی بیہودگی کے کسی کی صحبت میں نہ جا مگر علم دین حاصل کرنے یا عقائد یا اخلاق کی درستی کے لئے (سبع سنابل ص ۱۳۰)۔

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ احیاء العلوم جلد دوم میں فرماتے ہیں کہ صرف دو آدمیوں سے صحبت اختیار کرنی چاہیئے ایک وہ کہ تم امر دین میں اس سے کچھ سیکھو دوسرا وہ تم اُسکو دین کی کوئی بات بتاؤ تو وہ مان لے اور تیسرے شخص کے پاس نہ پھٹکو۔! اس جذبہ والے شرفاء اہل سنت کے نہ ملنے کی صورت میں حکم شرعی یہ آیا کہ اولیاء کرام کی ان کتب کے مطالعہ میں مشغول رہے جنکو انہوں نے اصلاح قلب اور تہذیب نفس کے باب میں لکھے ہیں۔ (مشاہدۃ الابرار، از حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ) احیاء العلوم جلد اول میں ہے کہ آدمی کے بس کلام اسکو مضر ہیں مگر تین باتیں امر معروف یا نہیٔ منکر یا اللہ تعالی کا ذکر (ترمذی وابن ماجہ)۔

علماء اہل سنت اور پیران سلسلہ کے پاس حاضر ہونے کی شرعی غرض یہی ہے۔

حضرت بوعلی وقاق قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ جو شخص دین و دیانت کے سوائے گفتگو کرتا ہے وہ گفتگو لغو اور بے فائدہ ہے۔(تذکرۃ الاولیاء از حضرت فرید الدین عطار قدس سرہٗ) یہ ظاہر ہے کہ عوام جہاں کہیں جمع ہوتے ہیں وہ ہذیانی قیل وقال اور لغو ہی میں مشغول ہوتے ہیں جب عوام مردوں کا یہ حال ہے تو ان عورتوں کا کیا حال ہوگا جو بہ نص حدیث ھن ناقصات العقل والدین ہیں۔

یعنی عورتیں دین و عقل کی ناقص ہیں ان کا کسی مقام میں جمع ہونا مردوں سے بھی زیادہ ہذیانی قیل وقال کا منکر اجتماع ہے، اور منکر سے روکنا واجب ہے، اس قسم کا اجتماع مباحیہ ہی کے پاس جائز ہے کہ وہ اس سے بھی گذر کر اپنے سامنے عورتوں کے حلقہ بھی قائم کر تے ہیں۔جیسا کہ مسلک المتقین میں آیا۔۔۔

زنکاں را بحلقہ انداز ند
نے و طنبور چنگ بنواز ند

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حدیث مبارکہ میں آیا من حسن اسلام المرئ ترک مالا یعنیہ (ترمذی) انسان کے اسلام کی خوبی سے یہ بات ہے کہ ہر غیر مہم کام میں مشغول نہ ہو یعنی لایعنی بات ترک کردے (لایعنی کی تشریح میں فرماتے ہیں) ان باتوں کو چھوڑ دینے کے طرف اشارہ ہے کہ جتنی بات آدمی کے دین میں نافع اور ثواب الٰہی کا باعث ہو یا دنیا میں (جائز) ضرورت کے لائق ہو اس سے زائد جو کچھ ہو اور وہ جملہ افعال واقوال و احوال جنکے بغیر زندگی اور ان کے ترک میں نہ ثواب کا فوت نہ اب یا آئندہ کسی ضرر کا خوف سب لایعنی قابل ترک ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد اول)

اگر اس اجتماع میں غیبت واتہام اور دوسروں کے گھروں کے اندرونی حالات کی مذمت ہو تو یہ کبیرہ ہے ۔عوام مردوں اور عورتوں کے اجتماع میں یہی ہوتا ہے ۔اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:۔ جیسے ان نازک شیشیوں کو صدمہ سے بچانا ہو، تو راہ یہی ہے کہ شیشیاں شیشیاں بھی ہے حاجت شرعیہ نہ ملنے پائیں کہ آپس میں مل کر بھی ٹھیس کھا جاتے ہے (احکام شریعہ ۔حصہ سوم)

اسی سے سنی عالم اور سنی پیر اپنے گھر کے مردانے اور زنانے کو اس قسم کے اجتماع سے پاک رکھتے ہیں ان کے گھر میں اس قسم کا اجتماع اور ریڈیو کے کفر وفحش اور مقدماتِ زنا پر شامل گانے، کیارم بورڈ، شطرنج، گنجفہ، پچیسی وغیرہ نہیں ہوا کرتے اور ہلٹے ہکالنے کا اجتماع جو ہذیانی قیل وقال پر شامل ہے حسب تشریح مثنوی منعوی زق زق، بق بق کا اجتماع ہے۔

جو شریعتہً وطریقتہً منع ہے کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نیکوں کی صحبت دنیا کے لئے اختیار نہیں کی جاتی بلکہ ان کی مصاحَبت (سنگت) سے مقصود آخرت ہوتا ہے جب کوئی شیخ خواہش اور طبیعت کا پیرو ہوگا اس کی صحبت دنیا کی ہوگی ۔(ملفوظ کبیر حصہ سوم،۱۳)۔

حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ نیکوں کی صحبت کار،نیک سے بہتر ہے۔ (کہ ان کی مجلس میں علمی گفتگو ہوتی ہے) اور بدوں کی صحبت کار بد سے بدتر ہے ۔(اخبار الاخیار، ۲۳)۔

اس لئے کہ ان کی صحبت میں نفسانی قیل وقال اور زق زق، بق بق ہی ہوتا ہے ۔ الطریقتہ المحمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ جلد دوم میں ہے کہ دین میں ذی صلابت (متصلب) کی صحبت میں رہیں اور دین میں ضعیف کی صحبت سے احتراز (پرہیز) کریں، دین میں ضعیف وہ لوگ ہیں جنکو نصرت حق کی غیرت نہ ہو اور نہ ان میں انہتاک حرمات کی پروا ہو ۔(حدیقہ

ندیہ) الطریقۃ المحمدیۃ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ میں حکمی تصوف کی حقیقت میں آیا اے اسلام کے راستہ کے سالک تجھ پر نفس کا تزکیہ کرنا اور دل کو حمائد سے آراستہ کرنا لازم ہے اور خصوصاً نفس کی صفاتِ سبعہ سے پاکی حاصل کرنا جوام الخبائث ہیں۔ انتہیٰ۔

نفس کی صفات سبعہ یہ ہیں۔

(۱) نفسانی غضب۔

(۲) نفسانی کینہ۔

(۳) نفسانی کبر۔

(۴) نفسانی عناد۔

(۵) نفسانی بغض۔

(۶) نفسانی حرص۔

(۷) نفسانی شہوت۔

جو بدمذہبی وحرام وفحش پر داعی ہیں۔ (معرفتۃ السلوک)۔

شرعی حکم پر بھڑکنا اس حکم کے درجہ پر کفر یا بدمذہبی ہے۔ جو اس حکم کی خواری ہے مرشد کے مردانہ میں مردوں کا اور زنانے میں عورتوں کا اجتماع اس شرعی غرض کے لئے ہو رہا ہے۔ تو شرعاً جائز ہے اور اگر ہلٹے ہکالنے کے لئے ہو رہا ہے تو ناجائز ہے۔

اسی سلسلہ میں سنی عالم ِدین اور سنی مرشد اور بدمذہب عالم اور مباحی مرشد کے امتیاز میں احیاء العلوم جلد اول میں آیا کہ حضرت سفیان ثوری قدس سرہٗ نے فرمایا کہ جب تم کسی عالم یا

پیر کے دوست. بہت دیکھو تو جان لو کہ وہ حق کو باطل میں ملانے والا ہے اگر وہ حق کہتا۔ (یعنی اسلام وسنیت اور اخلاق حسنہ بیان کرتا اور فرق ہائے باطلہ خصوصاً صلح کلی الحاد کا رد کرتا) تو لوگ اس سے عداوت رکھتے انتہیٰ اس سے ثابت ہوا کہ خلوص ومحبت جنسیت کے بغیر نہیں ہوتے۔

جیسا کہ حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ نے فرمایا کہ قلوب کی غذا صحبت میں ہے اور وہ بواطن کے اتفاق کے بغیر نہیں ہوتی۔ (آداب المریدین، ۱۸۹) اسی میں صفحہ ۱۹۰ میں ہے کہ دو شخصوں کے درمیان صحبت ثابت نہیں ہوتی جب تک ان دونوں میں جنسیت نہ ہوا نہتیٰ بر بناء جنسیت قلبی میلان ہی پر صحبت کا قیام ہے۔

اس حقیقت کا انکار کرنا مذکورہ بالا احکام شرعیہ کا انکار کرنا ہے اور اسی طرح صحبت کے اثر کا انکار کرنا بھی بدمذہبی ہے۔ اسی میلان قلبی ہی سے ہر شخص اپنے اور دوسرے کی حقیقت معلوم کرسکتا ہے کہ اس کا میلان قلب کن لوگوں سے ہے اور اسی امتیاز کے لئے یہ ضابطہ آیا کہ ”دوست کو دوست سے پہچانو“ (معین الحکام، تعلیم المتعلمین)۔

تعلیم المتعلمین از حضرت زرنوجی رحمتہ اللہ علیہ میں ہے کہ حدودِ دین سے تجاوز کرنے والا عالم ایک عظیم فتنہ ہے اور عبادت گذار جاہل (بے علم مباحی مرشد) اس سے بھی زیادہ فتنہ ہے۔ جو شخص اپنے دین میں ان دونوں کی طرزِ زندگی کو اپنے لئے راہ بنائے گا وہ دین و دنیا کے فتنوں میں پھنس جائے گا“ انتہیٰ ”یعنی جو شخص بدمذہب عالم اور مباحی مرشد کی پروی کرے گا، وہ دین و دنیا کے فساد و فتنے میں مبتلا ہوگا اسی میں ہے کہ علم دین ایک ایسی چیز ہے جو رنج وغم کو دور کرتی ہے علم کے علاوہ کسی چیز کا اہتمام نہ کرنا چاہیئے انتہیٰ اس قحط الرجال کے دور میں اپنے گھر میں علمی کاموں میں مشغول رہنا ضروری اور اہم کاموں میں سے ہے کہ اس

سے علم بڑھتا ہے اور اسکی باریکیاں حل ہوتی ہیں اپنے علم میں ہر روز اضافہ کی کوشش کرتے رہو اور فضل و کمال کے ناپید اکنار سمندروں میں غوطہ خوری کرتے رہو۔ (تعلیم المتعلین)

علماء کو اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ نہایت خودداری کیساتھ ان تمام چیزوں سے احتیاط برتیں جس سے علم اور اہل علم کی توہین ہوتی ہو انہیں چاہیئے کہ ان چیزوں (اور ان اقوال و افعال) کی طرف ہر گز نہ جائیں جس سے اہل سنت و جماعت میں انہیں حقارت کی نظر سے دیکھا جائے (تعلیم المتعلمین) اسی خودداری سے دناءت سے حفاظت ہوتی ہے۔

مولف نے درسِ نظامیہ اور درسِ عالیہ پڑھے ہوؤں میں ایسے افراد کو بھی دیکھا ہے جو دناءت میں گرفتار ہیں جنہیں اپنی اصلاح کی مطلق فکر نہیں کہ وہ نفسانی غضب میں سوقیوں (بازاریوں) کے اقوال و افعال اور درشتی میں جاتے ہیں اسی طرح جو عالم حرص کے ذمیمہ سے حصولِ زر میں مشغول ہیں وہ مکارم (محاسن) اخلاق میں غور ہی نہیں کرتے۔ (حاشیہ تعلیم المتعلمین)۔ کتاب اصول الطریقۃ میں ہے کہ اس شخص کی مشائخی درست نہیں ہے۔

جس میں یہ پانچ خصائل ہیں۔

(۱) دین سے جہل۔

(۲) اہل سنت و جماعت کی عزت ریزی کرنا۔

(۳) مالا یعنی میں داخل ہونا۔

(۴) ہر ایک چیز میں ہویٰ کی پیروی۔

(۵) بلا خوف کے اخلاق ذمیمہ پر ٹک جانا انتہیٰ جاہل مباحیہ ان پانچوں میں گرفتار ہیں۔

اور عالم مباحیہ پہلی چیز کے سوائے باقی چاروں میں گرفتار ہیں اسی طرح ہر ایک کمینہ ان چاروں میں گرفتار ہوتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ سادات کرام پر دین کی اشاعت کرنے اور ذمائم سے پاکی حاصل کرنے میں پیشتر وبیشتر رہنا لازم ہے کہ شریعت کی حمایت ورعایت کرنا اپنی حمیت سے ان کے ذمہ زیادہ ہے انتہیٰ اس کے خلاف مباحی سادات دین مٹانے اور ذمائم سے آلودہ رہنے میں تمام امت میں پیشتر وبیشتر ہیں مباحی سادات کی اس حقیقت کو حالی نیچری نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔۔ ؎

شریفوں کی اولاد بے تربیت ہے
رذیلوں سے بڑھ کر بری ان کی گت ہے

''اسی پر اس ضمیمہ کو ختم کرتا ہوں''

صوفی

سجادہ نشین آستانہ شمسیہ رائچور شریف۔کرناٹک۔

۲۷۔جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲

☆☆☆☆☆